

موضوع الخطبة: شروط شهادة أن محمدا رسول الله، ونواقضها

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/حفظه الله

لغة الترجمة: الأردو

المترجم : شفاء الله إلياس التيمي (@Ghiras_4T)

موضوع:

شهادت محمد رسول اللہ ﷺ کے شروط اور نواقض

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

حمد وصلاة کے بعد:

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس سے خوف کھاؤ، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو، اور یہ ذہن نشیں کر لو کہ محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینے والوں کے لئے یہ گواہی اسی وقت مفید ثابت ہو سکتی ہے جب اس کے ساتھ آٹھ شرطیں پائی جاتی ہوں:

۱- اس کے معانی کو جاننا اور سمجھنا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان رکھا جائے کہ وہ اللہ کی جانب سے (بھیجے ہوئے) حقیقی رسول ہیں۔

۲- دل سے اس پر یقین کرنا، جس کی ضد شک و شبہ ہے۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا) ترجمہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں۔

۳- ظاہر و باطن میں اس کی پیروی کرنا، بایں طور کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی جائے، اتباع و پیروی کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: (وَمَنْ يَسْلَمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ)

ترجمہ: جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکیو کار تو یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔

۴- اس (کے مقتضیات کو) قبول کرنا، جس نے شہادتِ محمد رسول اللہ کے لوازمات میں سے کسی بھی جزء کا انکار کیا، اس نے (اس شہادت کا) انکار کیا۔

۵- اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دینا، بایں طور کہ اس کے قائل کا مقصد صرف ایک اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہو، جس کی ضد اس میں شرک کرنا ہے، اس طور پر کہ شہادتِ محمد رسول اللہ سے دنیا کی کوئی کوئی غرض و غایت مقصود ہو جیسا کہ منافقین کا شیوہ ہے۔

^۱ دیکھیں: "أعلام السنة المنشورة لاعتقاد الطائفة الناجية المنصورة"، تالیف: شیخ حافظ الحکمی، ص: ۳۹، ناشر: دارالمؤید-ریاض

۶- صداقت و سچائی کے ساتھ (اس پر قائم رہنا) جس کی ضد کذب بیانی ہے، اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: (ولقد فتننا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا وليعلمن الكاذبين) ترجمہ: ان لوگوں کو بھی ہم نے خوب جانچا یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے" ²۔

۷- اس سے اور اس کے ماننے والوں سے محبت کرنا، اور اس سے بغض و عناد رکھنے والوں سے دشمنی کرنا۔

۸- ان باتوں کا انکار کرنا جو اس کی منافی ہیں، شہادت رسول کی منافی باتیں بہت ہیں، سب سے بڑی منافی چیز یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کی جائے، جس کا انکار کرنا واجب ہے، اور تمام تر عبادتوں کو صرف ایک اللہ کے خالص کرنا واجب ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔

• اے مومنو! شہادت محمد رسول اللہ کے منافی امور پانچ ہیں:

پہلی منافی بات: مذکورہ بالا آٹھ شرطوں میں سے کسی ایک کی یا ایک سے زائد کی مخالفت کرنا۔

دوسری منافی بات: دین کے ایسے حصے کا انکار کرنا جو لازمی طور پر مشہور و معروف ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ کی نبوت یا آپ کی بشریت کا انکار، یا امت محمدیہ پر آپ ﷺ کے جو حقوق ہیں ان کا انکار، یا اس بات کا

² اسے بخاری (۱۲۸) نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انکار کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، یا یہ انکار کرنا کہ آپ کی رسالت سابقہ شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے، یا اس بات کا انکار کرنا کہ آپ نے پورے دین کو (دنیا والوں تک) پہنچا دیا، یا اس چیز کا انکار کہ آپ کی رسالت انسان و جنات کے لئے عام ہے، یا اسلام کے کسی رکن کا، یا شراب، یا چوری، یا زنا اور اس طرح کے دیگر کبائر کی تحریم کا انکار۔

شہادت محمد رسول اللہ کی تیسری منافی بات: آپ کی شخصیت پر طعن و تشنیع کر کے آپ کو تکلیف دینا، خواہ آپ ﷺ کی زندگی میں ہو یا آپ کی موت کے بعد، جیسے آپ کی صداقت، یا آپ کی فہم و فراست یا آپ کی عفت پر طعن و تشنیع کرنا، ان تمام سے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی کا انکار لازم آتا ہے، کیوں کہ یہ ایمان کے منافی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید کے اندر یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (نبوت کے لئے) منتخب فرمایا تھا۔

آپ ﷺ کو ایذا دینے والوں کے کافر ہونے کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا) ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔

طعن کہتے ہیں رحمت سے دور کرنے کو، جسے اللہ اپنی رحمت سے کر دے وہ کافر ہی ہو سکتا ہے۔

آپ ﷺ کی ایذا رسانی کی ایک شکل آپ کا مذاق اڑانا بھی ہے خواہ سنجیدگی کے ساتھ ہو یا ہنسی مذاق میں۔

آپ کا استہزاء کرنے والوں کے کافر ہونے کی دلیل سورہ توبہ کے اندر اللہ کا یہ ارشاد ہے: (وَلَعِنَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ)

ترجمہ: اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں، تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے۔

شیخ عبدالرحمان بن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول کا استہزاء و مذاق اڑانا ایسا کفر ہے جو دین سے خارج کر دیتا ہے، کیوں کہ دین کی عمارت اللہ، اس کے دین اور اس رسولوں کی تعظیم پر کھڑی ہے، ان میں سے کسی ایک کا مذاق اڑانا اس اصل کے منافی اور اس کے حد درجہ مخالف عمل ہے۔ انتہی

چوتھی منافی بات: نواقض اسلام میں سے کسی ایک میں واقع ہونا، جیسے اللہ کی عبادت میں شرک کرنا، یا یہ اعتقاد رکھنا کہ کوئی دوسرا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے زیادہ کامل ہے، یا آپ کے فیصلے سے کوئی دوسرا فیصلہ زیادہ بہتر ہے، ان لوگوں کی طرح جو طاغوت کے فیصلے کو آپ کے فیصلے پر ترجیح دیتے ہیں، ان حضرات کی طرح جو کمیونزم یا جمہوریت کو اسلامی نظام (حکومت) پر ترجیح دیتے ہیں، تو ایسا شخص کافر ہے، یا رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کسی تعلیم سے بغض کرنا، یا اللہ کے دین، یا اس کے ثواب و عقاب کا مذاق اڑانا بھی کفر ہے، یا جادو جیسے عمل میں منہمک ہونا، یا اللہ کے دین سے اعراض کرنا (بھی کفر ہے) بایں طور کہ نہ تو اسے سیکھے اور نہ اس پر عمل کرے³۔

شہادت رسول کی پانچویں اور آخری منافی بات: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں غلو کرنا، اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی تعظیم میں حد سے تجاوز کیا جائے، آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اور حالت نزع میں بھی اپنے تعلق سے لوگوں کو غلو کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا اور روکا، تاکہ لوگ آپ کی شان میں غلو کرنے سے

³ دیکھیں: شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کتاب: "نواقض الإسلام"

باز رہیں۔ امت کے تئیں آپ کتنے عظیم ناصح و خیر خواہ تھے، دسیوں احادیث میں آپ ﷺ نے غلو سے منع فرمایا ہے، ان میں سے ایک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم لوگ مجھے حد درجہ مت بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کو بڑھا دیا، میں بندہ ہوں، اس لئے تم لوگ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو" ⁴، اطراء کہتے ہیں: تعریف میں حد سے تجاوز کرنے کو ⁵۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن عظیم کی برکت سے فیض یاب کرے، مجھے اور آپ کو اس کی آیات اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے بخشش کا طلب گار ہوں، آپ بھی اس سے بخشش طلب کریں، یقیناً وہ توبہ و استغفار کرنے والے کو خوب بخشنے والا ہے۔

⁴ اسے بخاری (۳۲۲۵) نے روایت کیا ہے۔

⁵ دیکھیں: "النبایہ فی غریب الحدیث"

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى.

حمد و صلاۃ کے بعد:

آپ جان رکھیں۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ کہ نبی ﷺ کی شان میں غلو کرنے کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم دین اسلام سے خارج کر دیتی ہے اور دوسری قسم اس سے ادنیٰ درجے کی ہے۔

• دین سے خارج کرنے والے غلو کی مثال: آپ کے لئے کوئی عبادت انجام دینا، جیسے آپ کو پکارنا، یا ربوبیت کی کوئی خصلت آپ کی طرف منسوب کرنا جیسے بارش نازل کرنے، رزق بہم پہنچانے اور علم غیب رکھنے کی نسبت آپ کی طرف کی جائے، یہ سب باطل، کفریہ اعمال اور آپ ﷺ کی شان میں غلو آمیزی کے مظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْتَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا۔

• رہا وہ غلو جو دین اسلام سے خارج نہیں کرتا ہے اور اس کا شمار بدعت غیر مکرہہ میں ہوتا ہے، تو غلو کی یہ قسم بھی پہلی قسم کی طرف لے جاتی ہے، اس کی مثال: آپ ﷺ کے جاہ کی قسم کھانا، یا آپ کی ذات کا وسیلہ پکڑنا، یا آپ کی ولادت کا جشن منانا، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو اللہ نے نور سے پیدا فرمایا ہے، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو محض آپ کی خاطر ہی وجود میں لایا، آپ کی قبر (کی طرف) رخت سفر باندھنا، اس عمل میں بہت سے لوگ ملوث ہیں، اسے نیکی سمجھ کر انجام دیتے ہیں، جب کہ یہ بدعت ہے، کیوں کہ

یہ ایسے عمل کے ذریعے تقرب حاصل کرنا ہے جس کا شریعت نے حکم نہیں دیا ہے، بلکہ اس سے منع فرمایا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "تین مساجد: مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے"⁶۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے کہ دل میں مسجد نبوی کی طرف سفر کرنے کا ارادہ ہونا چاہئے نہ کہ قبر نبوی کی طرف، جس نے اپنے دل میں قبر نبوی کی طرف رخت سفر باندھنے کی نیت رکھی تو اس نے ایسے عمل کے ذریعے تقرب حاصل کی جس پر شریعت نے آمادہ نہیں کیا ہے، بلکہ یہ عمل اسی پر لوٹا دیا جائے گا، قبول نہ کیا جائے گا، نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے" نیز آپ نے فرمایا: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے" یعنی: اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اگر بندہ مسلم مسجد نبوی میں داخل ہو اور نماز ادا کرے تو اس کا یہ ارادہ پورا ہو جائے گا، اس کے بعد یہ درست ہو گا کہ وہ قبر نبوی کی زیارت کرے، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ (ابو بکر و عمر) پر سلام بھیجے، اس کے لئے یہ بھی درست ہو گا کہ وہ مسجد قبا جائے اور اس میں دو رکعت نفل ادا کرے، جیسا کہ نبی ﷺ کیا کرتے تھے، اسے یہ بھی اجازت ہو گی کہ وہ مقبرہ بقیع کی زیارت کرے اور اس میں مدفون لوگوں پر سلام بھیجے، اسی طرح شہداء احد اور دیگر قبرستانوں کی زیارت کرنے کا بھی وہ مجاز ہو گا تاکہ عبرت و نصیحت حاصل کرے اور ان میں مدفون لوگوں پر سلام بھیجے۔

• اے مسلمانو! نبی ﷺ کی تعظیم کے تعلق سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ شدت پسند اور بے راہ لوگ جو آپ ﷺ کی حق تلفی کرتے ہیں اور آپ سے محبت و دوستی، آپ کی اطاعت اور تعظیم و توقیر کا جو واجب حق ہے، اسے نہیں ادا کرتے، ان کی دو قسمیں ہیں:

⁶ اسے بخاری (۱۹۹۵) اور مسلم (۸۲۷) نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

پہلی: وہ گناہ گار اور غافل لوگ جو آپ کی اطاعت سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔

دوسری: وہ غالی قسم کے بدعتی جو نبی ﷺ کی تعظیم میں غلط طریقوں پر چلتے ہیں، جیسے غلو پسند روافض جو اپنے معصوم اماموں۔ بزغم خویش۔ کو نبی ﷺ کو فضیلت دیتے ہیں، اسی طرح صوفیہ کا باطنی فرقہ جو اولیاء اور اقطاب کو نبی ﷺ پر فوقیت دیتا ہے۔

دوسری قسم: غلو کرنے والے لوگ، یہ پہلی قسم کے برعکس ہیں، یہ لوگ آپ کو اس مقام سے بھی بڑھا دیتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فائز کیا ہے، چنانچہ آپ کے لئے ایسے افعال انجام دیتے ہیں جو خالص اللہ کا حق ہے جیسے دعا و مناجات، نذر و نیاز اور ذبح کرنا وغیرہ، یا آپ کو ایسی صفات سے متصف کرتے ہیں جو خاص اللہ کی صفتیں ہیں، جیسے علم غیب وغیرہ، غلو کی یہ قسم قبر پرستوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

تیسری قسم: حق پرستوں کی ہے، جو درمیانی رویے کے حامل ہوتے ہیں، یہ آپ ﷺ سے محبت و ولایت کا رشتہ رکھتے ہیں، آپ کے شرعی حقوق کو ادا کرتے ہیں، آپ کی شان میں غلو آمیزی سے دور رہتے ہیں، اللہ ہمیں ان میں شامل فرمائے اور ان کے راستے پر ثابت قدم رکھے۔

• نیز یہ بھی جان رکھیں۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ کہ اللہ پاک و برتر نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج، تو ان کے خلفائے کرام، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سر بلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل و خوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما، اے اللہ! تو ہمیں اپنے ملکوں میں سلامتی عطا کر، ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا، اے اللہ! جو ہمارے تئیں، اسلام اور مسلمانوں کے تئیں برائی کا ارادہ رکھے تو اسے اپنی ذات میں مشغول کر دے، اور اس کے مکر و فریب کو اس کے لئے وبال جان بنا۔

اے اللہ! مہنگائی، وباء، سود، زنا، زلزلوں اور آزمائشوں کو ہم سے دور کر دے اور ظاہری و باطنی فتنوں کی برائیوں کو ہمارے درمیان سے اٹھالے، خصوصی طور پر ہمارے ملک سے اور عمومی طور تمام مسلمانوں کے ملکوں سے، اے دونوں جہاں کے پالنے والے! اے اللہ ہم سے بلا کو دور فرما، یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

اے اللہ! ہم سے وبا کو دور فرما دے، ہم مسلمان ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور عذاب جہنم سے نجات بخش۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

از قلم: ماجد بن سلیمان الرسی

۱۶ جمادی الآخر ۱۴۴۲ھ

شہر جیل - مملکت سعودی عرب

00966505906761

ترجمہ: Ghiras4Translation@gmail.com

@Ghiras_4T